نورانی راتیں

(نمازیں اور دُعائیں)

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوارالمصطفٰے 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

Rs. 10

شبِ معراج کی فضیلت

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ماہ رجب کی ستائیسویں شب کو آسمانوں سے ستر ہزار فرشتے اپنے سَروں پر انوارِ الٰہی کے طبق رکھے ہوئے زمین پر آتے ہیں اور ہراس گھر میں داخل ہوتے ہیں جس کے رہنے والے یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں...... حکم ہوتا ہے کہ ان نور کے طباقوں کو اُن کے سَروں پر اُلٹ دو جو اس شب کی قدر کرتے ہیں۔

شبِ معراج میں فوت شدہ نمازوں کی قضاء اور صلوٰۃ التسبیح پڑھیں' درود شریف' توبہ واستغفار' لاحول شریف میں مشغول رہیں۔

ستائیسویں رجب کا روزہ : حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ستائیسویں رجب کا روزہ رکھا اس کو ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ اس روزہ کے سبب عذاب قبر اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

ایک سو برس کی عبادت کا ثواب: حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس رات میں عبادت کرے گا اُس کو ایک سو برس کی عبادت کا ثواب ملے گا۔

شبِ معراج کی نماز : اس رات میں جو شخص ایک سلام سے (۱۲) رکعت نفل پڑھے پھر (۱۰۰) مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** اور (۱۰۰) مرتبہ **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ** اور (۱۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھے پھر دُعا مانگے' اور صبح کو روزہ رکھے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی دُعا قبول فرمائے گا بشرطیکہ گناہ کی دُعا نہ کرے۔ (احیاء العلوم)

(۱۲) رکعت نفل اس ترکیب سے پڑھے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ **اِنَّآ اَنْزَلْنَا** اور (۱۲) مرتبہ سورۂ اخلاص **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** اور نماز سے فارغ ہو کر ایک بار درود شریف اور تین مرتبہ:

☆ **سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَۃِ وَالرُّوْحُ**

☆ **رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْاَعْظَمُ**

پڑھے اور (۱۰۰) مرتبہ درود شریف اور (۱۰۰) مرتبہ **اَسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّخَطِیْئَۃٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ** اور (۱۰۰) مرتبہ تسبیح پڑھے **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** پڑھے اور اپنے لئے اور اپنے ماں باپ کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اُسے پانچ نعمتیں عطا فرماتا ہے۔ مخلوق کا عمر بھر محتاج نہ ہوگا' ایمان پر خاتمہ ہوگا' اُس کی قبر کشادہ کردی جائے گی' جنت کی ہوائیں اُسے پہنچتی رہیں گی' اللہ تعالیٰ کے دِیدار سے مشرف ہوگا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت :

روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ شبِ معراج میں ہماری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کو میرا اسلام فرمادیں اور انھیں بتادیں کہ جنت کی زمین بہت زرخیز ہے۔ وہاں کا پانی بہت شیریں ہے۔

جنت میں سفید زمین بہت ہے۔ وہاں کے درخت یہ کلمات ادا کرتے ہیں اللہ پاک ہے' اسی کی تعریف ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ تعالیٰ بہت بڑا ہے **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** (جتنے کسی کا دل چاہے درخت لگائے) ایک حدیث میں اس کے بعد **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** بھی ہے۔ (ترمذی' طبرانی)

یہ کلمہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ابراہیم علیہ السلام کا پیغام اور وصیت ہے جو آپ نے حضور ﷺ سے شب معراج میں ارشاد فرمایا تھا۔

شب معراج میں نبی کریم ﷺ کا گزر ابراہیم علیہ السلام پر ہوا۔ آپ نے فرمایا' اے محمد ﷺ آپ اپنی امت کو حکم فرمادیں کہ وہ جنت کے باغوں کو بڑھالیں **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** سے۔ (مرقات)

دو رکعت نفل نماز : دو رکعت نمازِ نفل پڑھے اور ہر رکعت میں **الحمد شریف** کے بعد **قل ھو الله احد** اکیس مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہو کر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور پھر کہے **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ**

اَسْئَلُكَ بِمُشَاهِدَةِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّيْنَ وَبِالْخَلْوَةِ الَّتِيْ خَصَّصْتَ بِهَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ حِيْنَ اَسْرَيْتَ بِهٖ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ اَنْ تَرْحَمَ قَلْبِيَ الْحَزِيْنَ وَتُجِيْبَ دَعْوَتِيْ يَااَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ تو اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا قبول فرمائے گا اور جب دوسروں کے دل مُردہ ہوجائیں گے تو اُس کا دِل زندہ رکھے گا۔ (نزہۃ المجالس)

نمازوں کا فوت ہونا (چھوٹ جانا) : فرض نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے۔ بلا عذر نمازوں کو اپنے اوقات سے مؤخر کرکے ادا کرنے والا سخت گنہگار رہوگا۔ نمازیں اپنے اوقات میں ادا نہ کرے تو یہ نمازیں ساقط (ختم) نہیں ہوتیں بلکہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نمازوں کی قضاء پڑھے۔ واضح رہے نماز ایک عظیم الشان عبادت ہے اور اس سے غفلت جرم عظیم ہے اور اس کے فرض ہونے کا انکار کفر ہے ہمیشہ نماز قضاء کرکے پڑھنا گناہ ہے اگر کبھی نیند سے بیدار نہیں ہوسکے یا غفلت سے نماز ترک ہوگئی تو ان صورتوں میں جلد از جلد قضاء

پڑھنا لازم ہے کیونکہ کیا معلوم موت کا وقت کب ہے؟ لہٰذا قضاء نمازوں کو اولین فرصت میں ادا کرلیں۔

نماز قضائے عمری کی شرعی حیثیت شب معراج' شب برأت اور شب قدر میں بعض لوگ قضائے عمری کے نام سے چار رکعت نماز ادا کرتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ چار رکعتیں اُن کی سال بھر یا زندگی بھر کی جو نمازیں قضاء ہوئیں ہیں اُن کے لئے کافی ہے۔ ایسا خیال غلط ہے اور اس چار رکعت والی نماز کا شریعت میں کوئی جواز نہیں ہے۔

قضاء نمازوں کی ادائیگی : مقدس راتوں میں نوافل کا ثواب صرف انھیں ہی ملتا ہے جن کی نمازیں قضاء نہیں ہوئیں' جن لوگوں پر فرض نمازوں کے چھوٹ جانے کا بوجھ ہے اُن کے لئے لازم ہے کہ وہ نوافل کے بجائے اپنی فوت شدہ (چھوٹی ہوئی) فرض نمازوں کی قضاء ادا کریں۔ جن کی بہت نمازیں چھوٹ گئی ہیں اُن کے لئے دن اور وقت یاد رکھنا محال ہے۔ بہارِ شریعت اور قانون شریعت میں آسان مسئلہ یہ لکھا ہے کہ قضاء نمازوں

کی نیت اس طرح کریں میرے ذمے جو سب سے پہلے نماز فجر قضاء ہوئی تھی اُس کو ادا کرتا ہوں...... فجر کی دو رکعت فرض ادا کریں...... پھر اُس کے بعد ظہر جو سب سے پہلے قضاء ہوئی تھی اُس کی نیت کرکے ظہر کی چار رکعت فرض ادا کریں۔ پھر عصر جو سب سے پہلے قضاء ہوئی تھی اُس کی نیت کرکے چار رکعت فرض ادا کریں۔ پھر مغرب جو سب سے پہلے قضاء ہوئی تھی اُس کی نیت کرکے تین رکعت فرض ادا کریں۔ پھر عشاء جو سب سے پہلے قضاء ہوئی تھی اُس کی نیت کرکے چار رکعت فرض ادا کریں' اب نمازِ وتر کی بھی تین رکعت قضاء پڑھنا لازم ہے۔ قضاء صرف فرض اور واجب نمازوں کی ہے' سنت ونوافل میں قضاء نہیں ہے۔ ایک دن کی تمام نمازوں کی قضاء کی جملہ بیس (۲۰) رکعتیں ہوتیں ہیں۔ اس طرح روزانہ ۲۰ رکعت نماز بطور قضاء نماز پنجگانہ کے ساتھ ادا کرلینے کا یہ ایک بہتر اور آسان عمل ہے۔

صلوٰۃ التسبیح : **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ** (اللہ تعالیٰ ہر عیب

ونقص سے پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا ہے۔ نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے' اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے)

یہ تسبیحات نہایت ہی اہم اور دین و دُنیا میں کارآمد اور مفید ہیں۔ حضور اقدس ﷺ نے ان کے اہتمام اور فضیلت کی وجہ سے ایک خاص نماز کی ترغیب بھی فرمائی ہے جو صلوٰۃ التسبیح کے نام سے مشہور ہے یہی کلمات صلوٰۃ التسبیح میں ۳۰۰ (تین سو) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کلمات باقی رہنے والی نیکیاں ہیں اور گناہوں وخطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت موسم خزاں میں اپنے پتّے جھاڑ دیتا ہے یہ کلمات جنّت کے خزانوں میں سے ہیں۔

جو شخص ان کلمات کو پڑھتا ہے تو ان کلمات پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے جو پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور ان کلمات کو اللہ تعالیٰ کے حضور حمد وثنا کے تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ جس شخص نے ان کو پابندی کے

ساتھ پڑھا اس نے اپنے ہاتھ خیر و برکت سے بھر لئے۔

سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے سے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں ...... **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** کہنے سے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں ...... **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہنے سے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں...... **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنے سے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بیس بُرائیاں مٹادی جاتی ہیں ...... **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ** صدق دل سے کہنے سے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور تیس بُرائیاں مٹائی جاتی ہیں۔

حضور ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے چچا! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں' دس نعمتیں نہ دے دوں' دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی دس باتیں نہ بتلادوں) کہ جب آپ اُن پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے' پرانے 'نئے' قصداً سہواً چھوٹے بڑے' پوشیدہ' علانیہ کئے ہوئے سب گناہ معاف فرمادے۔

اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی' اور فرمایا کہ اس نماز کے

پڑھنے والے کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس نماز کو روزانہ پڑھو اور اگر ہر روز نہ پڑھ سکو تو ہر جمعہ ایک مرتبہ' اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک مرتبہ' اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک مرتبہ' اور اگر سال میں ایک مرتبہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک مرتبہ پڑھو۔ اس نفل نماز کا ثواب بے انتہاء ہے اور بے شمار دینی و دنیوی برکات کے حصول کا سبب ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' بیہقی)

حضور ﷺ نے نہایت اہتمام اور شفقت سے اس نماز کی تعلیم فرمائی ہے۔ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور بہت سے علماء سے اس نماز کی فضیلت نقل کی گئی ہے۔ علمائے اُمت' محدثین' فقہاء' صوفیہ ہر زمانہ میں اس کا اہتمام فرماتے رہے ہیں۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ تبع تابعین کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک مقتدا حضرات اس پر مداومت کرتے اور لوگوں کو تعلیم دیتے رہے ہیں۔ جن میں عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ بھی ہیں جو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستادوں کے اُستاد ہیں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پہلے

حضرت ابوالجوزاء رضی اللہ عنہ جو معتمد تابعی ہیں اس نماز کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ روزانہ جب ظہر کی اذاں ہوتی تو مسجد میں جاتے اور جماعت کے وقت تک اس کو پڑھ لیا کرتے۔ حضرت عبدالعزیز ابی رواد رضی اللہ عنہ جو حضرت عبداللہ ابن مبارک رضی اللہ عنہ کے بھی اُستاد ہیں' بڑے عابد' زاہد' متقی لوگوں میں ہیں' کہتے ہیں کہ جو جنت کا ارادہ کرے اُس کو ضروری ہے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔ حضرت ابوعثمان حیری رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے زاہد ہیں کہتے ہیں کہ میں نے مصیبتوں اور غموں کے ازالہ کے لئے صلوٰۃ التسبیح جیسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ علامہ تقی سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ نماز بڑی اہم ہے۔ مرقاۃ میں لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہر جمعہ کو صلوٰۃ التسبیح پڑھا کرتے تھے۔

شبِ معراج' شبِ براَت' شبِ قدر' یوم عرفہ' یوم عاشورہ اور دیگر مقدس راتوں میں صلوٰۃ التسبیح کا پڑھنا یقیناً فائدہ مند ہوگا۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ: چار رکعت صلوٰۃ التسبیح کی نیت

باندھ کر تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہے اور ثناء پڑھے' پھر پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھیں' پھر تعوذ' تسمیہ' سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے' پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار تسبیح کہے اور رکوع سے سَر اُٹھائے اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنے کے بعد دس بار تسبیح کہے پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تسبیح کہے' پھر سجدے سے سَر اُٹھا کر دس بار تسبیح کہے' پھر سجدے کو جائے اور اس میں دس بار تسبیح پڑھے۔ اسی طرح چار رکعت پڑھے' ہر رکعت میں پچھتر (۷۵) بار تسبیح اور چاروں رکعت میں تین سو (۳۰۰) ہوئیں۔ (خیال رہے کہ یہ تسبیح تشہد میں نہیں پڑھی جائے گی) رکوع وسجود میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنے کے بعد یہ تسبیحات پڑھے (نظام شریعت' بہار شریعت)

پہلی رکعت :	سورہ فاتحہ پڑھنے سے پہلے	۱۵ مرتبہ تسبیح پڑھیں
	رکوع سے پہلے	۱۰
	رکوع میں	۱۰
	رکوع سے سَر اُٹھانے کے بعد	۱۰
	پہلے سجدہ میں	۱۰
	پہلے سجدہ سے سَر اُٹھانے کے بعد	۱۰
	دوسرے سجدہ میں	۱۰

	پہلی رکعت کی جملہ تسبیحات	۷۵
	دوسری رکعت کی جملہ تسبیحات	۷۵
	تیسری رکعت کی جملہ تسبیحات	۷۵
	چوتھی رکعت کی جملہ تسبیحات	۷۵

	چار رکعات کی جملہ تسبیحات	۳۰۰

مسئلہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے اس نماز میں کونسی سورت پڑھی جائے' فرمایا۔ سورۂ تَکَاثُرُ' وَالْعَصْرِ' قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ' قُلْ ھُوَ اللّٰہُ (نظام شریعت)

مسئلہ: اس نماز کا اوقات مکروہہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے پھر دن میں کسی وقت' پھر رات کو۔

مسئلہ: ان تسبیحوں کو زبان سے ہرگز نہ گنے کہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ اُنگلیوں کو بند کر کے گننا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اُس کو پورا کرلے' البتہ بھولے ہوئے کی قضا رکوع سے اُٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضا نہ کرے بلکہ صرف ان کی ہی تسبیح پڑھے اور ان کے بعد جو رکن ہو اُس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے' مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے' اسی طرح پہلے سجدہ کی

دوسرے سجدہ میں' اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں التحیات سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر سجدہ سہو کسی وجہ سے پیش آجائے تو اس میں تسبیح نہیں پڑھنا چاہئے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے وہ پوری ہو چکی ہے' ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہی ہو تو سجدہ سہو میں پڑھ لے۔

شب برأت

شعبان المعظم کی پندرھویں رات کو شب برأت (نجات کی رات) کہا جاتا ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو اپنی خصوصی رحمت سے نوازتا ہے' ہر امر کا فیصلہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ مخلوق میں تقسیم رزق فرماتا ہے پورے سال میں اُن سے سرزد ہونے والے اعمال اور پیش آنے والے واقعات سے اپنے فرشتوں کو باخبر کرتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ سال میں فوت ہونے والوں کے نام ماہ شعبان میں لکھے جاتے ہیں اور اس ماہ میں اُن کے نام زندوں سے مُردوں کے دفتر میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل میری خدمت میں شعبان کی پندرھویں شب (شبِ براٗت) میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا محمد ﷺ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائیے۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کون سی رات ہے تو جبرئیل نے عرض کی کہ یہ وہ مبارک و مسعود رات ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس رات میں رحمت کے تین سو دروازے کھولتا ہے اور تمام مسلمانوں کو بخشتا ہے سوائے بدمذہبوں' مشرکوں' جادوگروں' کاہنوں' زنا پر اصرار کرنے والوں' رشتہ توڑنے والوں' ماں باپ کے نافرمانوں' کینہ رکھنے والوں' کپڑا لٹکا کر چلنے والوں' اور ہمیشہ کے شرابی کو نہیں بخشتا ہے۔

اس مقدس رات کی تشریف آوری سے پہلے مسلمانوں کو ان افعال سے توبہ کر لینی چاہئے۔ یہ وہ مقدس شب ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرھویں شعبان کی رات (شبِ براٗت) میں آسمان دُنیا کی طرف تجلّی خاص فرماتا ہے تو بنی کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کو بخش دیتا ہے یعنی اس رات میں اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص دُنیا کی طرف

متوجہ ہوتی ہے اور بنی کلب جن کے پاس بہت بکریاں ہیں اور ان بکریوں کے جسم پر جس قدر بال ہیں اتنے گنہ گاروں کی مغفرت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس رات (از راہ شفقت) آسمان دُنیا کی طرف نزول فرماتا ہے۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ہے مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اُس کو بخش دوں؟ کون ہے عافیت چاہنے والا کہ میں اُسے عافیت دوں؟ کون ہے روزی مانگنے والا کہ میں اُسے روزی دوں؟ کون ہے بلا سے نجات طلب کرنے والا کہ میں اُسے نجات دوں؟ کون ہے مصیبت میں گرفتار کہ میں اُسے معافی عطا کروں؟ ...... یہ اعلان اس وقت تک ہوتا ہے کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام کو شعبان کی پندرہویں رات جنت کی طرف بھیجتا ہے تاکہ جنت کو آراستہ ہونے کا حکم دے اور کہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمان کے ستاروں' دُنیا کے دنوں راتوں درختوں کے پتوں' پہاڑوں اور ریت کے ذروں کے برابر (لوگوں کو) جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔ (نزہۃ المجالس)

چالیس حورانِ بہشت : جو شخص شب براٗت (شعبان المعظم کی چودھویں تاریخ) کو آفتاب ڈوبنے کے قریب چالیس مرتبہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ** اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے چالیس برس کے گناہوں کو بخش دے گا اور چالیس حورانِ بہشت اُس کی خدمت کے لئے مقرر فرمائے گا۔ (مفتاح الجنان' عامہ کتب)

سورۂ یٰسین کی تلاوت : بعد نمازِ مغرب تین مرتبہ سورۂ یٰسین شریف کی تلاوت کرنا چاہئے۔ پہلی مرتبہ درازی عمر بالخیر ہونے کی نیت سے' دوسری مرتبہ کشادگیِ رزق کی نیت سے اور تیسری مرتبہ امراض وبلائیں دفع ہونے کی نیت سے' اور آخر میں یہ دُعا پڑھیں۔

دُعائے نصف شعبان المعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ يَاذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْهِ ۔ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

يَاذَا الطَّوْلِ وَالْاِنْعَامِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَجَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ ۔ وَاَمَانُ الْخَآئِفِيْنَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ شَقِيًّا اَوْ مَحْرُوْمًا اَوْ مَطْرُوْدًا اَوْ مُقَتَّرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اَللّٰهُمَّ بِفَضْلِكَ شَقَاوَتِيْ وَحِرْمَانِيْ وَطَرْدِيْ وَاقْتِتَارَ رِزْقِيْ وَاَثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سَعِيْدًا مَّرْزُوْقًا مُّوَفَّقًا لِّلْخَيْرَاتِ ۔ فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِيْ كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ ۔ يَمْحُوا اللّٰهُ مَايَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتٰبِ ۔ اِلٰهِيْ بِالتَّجَلِّي الْاَعْظَمِ ۔ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ ۔ اَلَّتِيْ يُفْرَقُ فِيْهَا كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ وَّيُبْرَمُ ۔ اَنْ تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ وَالْبَلْوَآءِ مَانَعْلَمُ وَمَا لَانَعْلَمُ ۔ وَاَنْتَ بِهٖ اَعْلَمُ ۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ ۰ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۰

شبِ برأت کی نفل نمازیں : دس رکعت نفل نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد **قل ھو اللہ احد** سو مرتبہ پڑھیں۔ اس نماز کی فضیلت میں امام غزالی علیہ الرحمہ 'احیاء العلوم' میں فرماتے ہیں یہ نمازیں منجملہ ان نمازوں کے ہیں جو سلف صالحین ہمیشہ پڑھتے آئے ہیں اور یہ صلوٰۃ الخیر سے موسوم ہے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تیس صحابہ کرام نے بیان کیا کہ جو شخص صلوٰۃ الخیر شبِ برأت میں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی جانب سو مرتبہ نظرِ رحمت سے دیکھے گا اور ہر مرتبہ اس کی (۷۰) حاجتیں پوری کرے گا اور ان میں کم درجہ کی حاجت یہ ہے کہ اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

آٹھ رکعت نفل پڑھیں، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ **اِنَّآ اَنْزَلْنَا** ایک مرتبہ اور سورۂ اخلاص **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پچیس (۲۵) مرتبہ پڑھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو میرا نیازمند اُمّتی شبِ برأت میں دس رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں **الحمد شریف** کے بعد **قل ھو اللہ احد** گیارہ گیارہ بار پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں گے اور اُس کی عمر میں برکت ہوگی (نزہۃ المجالس)

جو شخص شبِ برأت میں چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں **الحمد شریف** کے بعد **قل ھو اللہ احد** پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچاس سال کے گناہ معاف فرما دے گا۔ (نزہۃ المجالس)

شعبان کے روزے :

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو ماہ شعبان کے علاوہ کسی مہینہ میں زیادہ نفل روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کبھی شعبان کا پورا مہینہ روزے رکھتے تھے اور کبھی شعبان کے زیادہ دنوں کے۔ حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ حضور ﷺ شعبان میں اکثر روزے رکھا

کرتے تھے اور میں نے حضور ﷺ کو متواتر دو مہینوں کے روزے رکھتے بجز شعبان اور رمضان کے کسی ماہ میں نہیں دیکھا۔ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات ہو تو اس رات میں قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔

شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزہ کی بڑی فضیلت ہے جو کوئی یہ روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمائے گا، جہنم کی آگ اُسے نہ چھوئے گی۔

شبِ برأت میں حضور ﷺ کے اعمال :

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ مدینہ منورہ کے قبرستان میں تشریف لے گئے اور مسلمان مَردوں، عورتوں اور شہیدوں کے لئے دُعا فرمائی پھر قبرستان سے واپس ہو کر نماز میں مشغول ہو گئے اور سجدے میں بڑی دیر تک یہ دُعا کرتے رہے:

اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِتَابِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ لَآاُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ اے اللہ!

میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ساتھ تیرے غضب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کے ساتھ تیرے عذاب سے اور پناہ لیتا ہوں میں تجھ سے تیری ہی اور میں تیری تعریف کی طاقت کما حقہٗ نہیں رکھتا ہوں تیری ذات ویسی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔

پھر حضور ﷺ نے سجدے سے سَر اُٹھا کر دیر تک یہ دُعا کی: **اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ قَلْبًا تَقِيًّا مِنَ الشِّرْكِ نَقِيًّا لَافَاجِرًا وَّلَاشَقِيًّا** اے اللہ مجھ کو پرہیزگار دِل عطا کر جو شرک سے پاک وصاف ہو، جو نہ بدکار ہو نہ بدنصیب۔

معلوم ہوا کہ شبِ برأت کو قبرستان جانا، اہلِ قبور کی بخشش کے لئے دُعا کرنا، اپنے اہل وعیال کو اس رات کے فضائل بیان کرنا، نیک ہونے کے باوجود بھی اس رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا سید عالم ﷺ سے جو دُعا ثابت ہے وہ پڑھنا محبوبِ خدا کی سنت ہے۔

عورتوں کو قبرستان نہ لے جائیں اور نہ جانے کی اجازت ہی دیں کیونکہ عورتوں کو قبرستان جانا سخت منع ہے لہذا وہ صرف گھر ہی میں نوافل، ذکرِ الٰہی، تلاوتِ قرآن، درود شریف، توبہ واستغفار، لاحول شریف میں مشغول رہیں،

صلوٰۃ التسبیح اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء پڑھیں اور صبح کو روزہ رکھیں۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عید، شبِ جمعہ، عاشورہ کا دن، شبِ برأت ہوتی ہے تو مُردوں کی رُوحیں اپنے عزیز و اقارب کے گھروں کے دروازے پر آکر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! تم لوگ ہمارے ہی گھروں میں رہتے سہتے ہو، ہمارے مالوں کو خرچ کرتے ہو اور ہماری چیزوں کو استعمال کرتے ہو، ہمارے بچوں سے خدمت لیتے ہو، اللہ کے واسطے تم ہمارے اُوپر رحم کرو کیونکہ ہمارے اعمال ختم کر دیئے گئے ہیں اور تمہارے اعمال جاری ہیں
رُوحیں اپنے خویش و اقارب کو اگر نیک کام کرتے ہوئے یا ایصال ثواب کرتے ہوئے دیکھتی ہیں تو خوشی خوشی واپس ہوتی ہیں ورنہ غمگین آواز سے روتی ہوئی کہ اے اللہ اُن کو اپنی رحمت سے نا امید کر جس طرح اُس نے ہم کو نا امید کیا یعنی محروم کیا۔ اب جو لوگ اپنے مُردوں کو ایصال ثواب کرنا چاہتے ہیں وہ آج کی اس خیر و برکت والی شب میں خوب خوب عبادت و ریاضت کریں، صدقہ و خیرات اور فاتحہ کریں۔

وظائف : حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ماہ شعبان میں روزانہ (۷۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھنے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے
رجب **لاالہ الا اللہ** پڑھنے کا مہینہ ہے، شعبان **سبحان اللہ** پڑھنے کا اور رمضان **الحمد للہ** پڑھنے کا ہے۔ (نزہۃ المجالس)
حضرت غوث اعظم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ماہ شعبان میں آقائے دو جہاں پر درود بکثرت پڑھنا چاہیئے، کیونکہ یہ حضور ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا مہینہ ہے۔ (غنیۃ الطالبین)
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوحِ خَالِقُ النُّورِ سُبْحَانَ مَنْ هُوَ قَائِمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ یہ وظیفہ شب برأت کو نوافل کی ادائیگی کے بعد پڑھنے کے علاوہ شعبان کے دیگر ایام اور راتوں کو بھی نوافل ادا کرنے کے بعد پڑھا جا سکتا ہے۔ (انیس الواعظین)
شبِ برأت میں توبہ استغفار کرو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا پختہ عزم کرو۔ ممکن ہے کہ اس دفعہ توبہ قبول ہو گئی ہو لیکن آئندہ کا جرم معاف نہ ہو۔

شبِ قدر

شبِ قدر نہایت مبارک اور بہت ہی فضیلت والی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی رات میں قرآن مجید کو لوح محفوظ سے آسمان دُنیا پر نازل کیا۔ اس رات کی عبادت ایک ہزار مہینے (۸۳ سال اور ۴ ماہ) کی عبادت سے بھی بہتر ہے۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حلف کے ساتھ قسم کھا کر فرمایا کہ شبِ قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔
ایک روز حضور ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا قصہ بیان فرمایا کہ اُس نے ایک ہزار مہینے تک عبادت و جہاد کیا تھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی اُمتوں کی عمریں تو بہت کم ہیں پھر بھلا ہم لوگ اتنی عبادت کیونکر کر سکیں گے؟ صحابہ کرام کے اس افسوس پر حضور ﷺ فکر مند ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرمائی کہ اے محبوب ہم نے تمہاری اُمّت کو ایک رات ایسی عطا کی ہے کہ وہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب پر کرم ہے کہ آپ کے اُمتی شبِ قدر

کی ایک رات عبادت کریں تو اُن کا ثواب پہلی اُمت کے ہزار ماہ عبادت کرنے والوں سے زیادہ ہوگا۔
شبِ قدر کی صحیح قدر تو یہی ہے کہ اس میں نمازِ تراویح کے بعد فوت شدہ نمازوں کی قضاء اور صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، درود شریف، توبہ و استغفار، لاحول شریف میں مشغول رہیں۔

شبِ قدر کی نفل نمازیں :

☆ جو شبِ قدر میں اخلاصِ قلب اور جذبہ ایمانی کے ساتھ بہ نیت طلبِ ثواب نماز پڑھے گا تو اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (روح البیان)
☆ دو رکعت نفل نماز پڑھیں، ہر رکعت میں **الحمد** شریف کے بعد **اِنَّا اَنْزَلْنَا** ایک مرتبہ، **قل ھو اللہ** تین مرتبہ پڑھے تو اُس کو شبِ قدر کا ثواب حاصل ہوگا۔
☆ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شبِ قدر میں دو رکعت نماز

پڑھے' ہر رکعت میں **الحمد** شریف کے بعد **قل ھو اللہ** سات مرتبہ پڑھے اور نماز کے بعد **اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ** (۷۰) مرتبہ پڑھے تو یہ اپنے مصلّے سے نہ اُٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس کے اور اُس کے والدین کے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا اور فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اُس کے لئے جنت میں میووں کے درخت لگاتے رہیں' محل تعمیر کرتے رہیں' نہریں بناتے رہیں' یہ پڑھنے والا اُن کو جب تک اپنی آنکھ سے خواب میں نہ دیکھ لے گا اُس وقت تک اُس کو موت نہ آئے گی۔

☆ جو شخص چار رکعت پڑھے' ہر رکعت میں بعد **الحمد** شریف ایک مرتبہ **اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ** اور **قل ھو اللہ** تین مرتبہ پڑھے' اُس پر موت کی سختی آسان ہوگی' عذابِ قبر اُٹھ جائے گا۔ اُس کو جنت میں چار ستون ملیں گے جن کے ہر ستون پر ہزار محل ہوں گے۔

☆ جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے' ہر رکعت میں بعد **الحمد** شریف **انا انزلنہ** تین مرتبہ اور **قل ھو اللہ** (۵۰) مرتبہ اور

نماز ختم ہونیکے بعد **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** پڑھے جو دُعا مانگے قبول ہوگی۔

☆ جو شخص ستائیسویں شب رمضان کو چار رکعت پڑھے' ہر رکعت میں بعد **الحمد** شریف **انا انزلنہ** ایک مرتبہ اور **قل ھو اللہ** (۲۷) مرتبہ پڑھے' گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی پیدا ہوا ہے اور اُس کو جنت میں ہزار محل ملیں گے۔

☆ سیدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شبِ قدر میں بعد نمازِ عشاء سات مرتبہ **انا انزلنا** پڑھے' ہر مصیبت سے نجات ملے گی' ہزار فرشتے اُس کے لئے جنت کی دُعا کرتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین' نزہۃ المجالس)

شبِ قدر کی دُعا : ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اگر شبِ قدر مجھے معلوم ہو جائے تو میں اس میں کیا دُعا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہو: **اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّىْ'** اے اللہ تو معاف

کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف فرما دے۔ (ترمذی)

یہ دُعا بھی زیادہ سے زیادہ پڑھے **اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّائِمَةَ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ**

تنبیہات : ☆ شبِ معراج' شبِ برأت' شبِ قدر اور دیگر مقدس راتوں کو عبادت کے لئے بیدار ہونے والے حضرات نمازِ عشاء اور نمازِ فجر باجماعت ادا کرنے کا بالخصوص اہتمام کریں ورنہ ترکِ جماعت کا جرم رات کی پوری عبادت سے زیادہ ہوگا۔ (مکتوبات ربانی)

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص عشاء کی نماز باجماعت پڑھ کر اس نیت سے سو جائے کہ صبح اُٹھ کر نمازِ فجر باجماعت ادا کرے گا پھر صبح نمازِ فجر جماعت کے ساتھ پڑھ لے تو اس کو تمام رات عبادت کرنے کا ثواب ہوگا بخلاف اس کے جو نماز باجماعت ادا نہ کرے اور تمام رات نوافل پڑھتا رہے وہ جماعت چھوڑنے کا مجرم ہے۔

☆ مقدس راتوں میں عبادت بلاشبہ بڑا درجہ رکھتی ہے لیکن تمام سال جاگ کر اس لئے بندگی نہ کرنا کہ یہ راتیں آئیں گی تو عبادت کرلوں گا سخت غلطی و جرم ہے۔ زندگی میں اگر نورانی و مقدس راتیں مل جائے تو خوب' ورنہ ہر دن اور ہر رات کو غنیمت سمجھتے ہوئے عبادت میں گزارو۔

☆ یہ ٹھیک ہے کہ مقدس دنوں اور راتوں میں توبہ زیادہ قبول ہوتی ہے لیکن گناہ کرنے کے بعد توبہ کو ان مقدس دنوں اور بابرکت راتوں کے لئے اُٹھا رکھنا بدترین جرم و شقاوت ہے۔ کیا معلوم ایسے دن اور ایسی راتیں آنے سے قبل زندگی کا چراغ بجھ جائے اور گناہوں کا بوجھ کندھوں پر لے کر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا پڑے' اگر ایسا ہوا تو روزِ محشر یہ عظیم رسوائی ہوگی (العیاذ باللہ)۔ شیخ عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اے انسان جب تو گناہ کرتے وقت اُدھار نہیں کرتا تو توبہ کے لئے کیوں اُدھار کرتا ہے (کہ شبِ معراج' شبِ برأت' شبِ قدر وغیرہ کو کروں گا)۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ